بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قانون کی حاکمیت اور بالادستی

مصعب عمیر، پاکستان

دنیا بھر میں اس وقت ایک فکری و نظریاتی (آئیڈیالوجیکل) خلاء موجود ہے جو مغربی دنیا کے ساتھ ساتھ مسلم دنیا میں بھی واضح ہے اور جس میں پاکستان بھی شامل ہے۔ انسان کا بنایا ہوا قانون اور نظام، جسے ہمارے دور میں سیکولر اور لیبرل ڈیموکریسی کہا جاتا ہے، اس وقت اپنی زبردست ناکامی کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بن رہا ہے۔ انسان کے بنائے ہوئے قانون کی وجہ سے حکمران اشرافیہ کے چند لوگوں کے ہاتھوں میں دولت کا زبردست ارتکاز ہو چکا ہے۔ دولت کے اس ارتکاز میں سرمایہ داریت اور کرپشن دونوں نے کردار ادا کیا ہے۔ سوئس بینک یو بی ایس (UBS) کی رپورٹ کے مطابق اس سال اپریل اور جولائی کے درمیانی عرصے میں دنیا کے امیر ترین افراد کی دولت 27.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 102 کھرب ڈالر پر پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ 7 اکتوبر 2020 کو عالمی بینک کی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ پچھلی دو دہائیوں میں پہلی بار شدید غربت میں اضافہ ہونے جا رہا ہے۔ دولت کی تقسیم کو ٹھیک کرنے کے لیے اب خدمت خلق کے کاموں اور امیر افراد پر بھاری ٹیکس لگانے کے لیے اصلاحات کی پکار بلکہ انقلاب کے نعرے بلند ہو رہے ہیں جس میں خلافت کے قیام کا مطالبہ بھی شامل ہے۔ مسلم دنیا میں خلافت کے قیام کا مطالبہ جس شدت سے اب سامنے آرہا ہے ایسا پہلے کبھی نہ تھا۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ جمہوریت کا دعویٰ کہ وہ "لوگوں کی اور لوگوں کے لیے" (of the people, for the people) ہے بالکل جھوٹ ہے۔ قانون سازی حکمران اشرافیہ کی طاقت ہے اور اس کے ذریعے وہ اپنے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ حکمرانہ اشرافیہ کو قانون سازی میں بالادستی حاصل ہے اور اس طبقہ کو یہ مقام اپنی زبردست دولت اور قانون سازی کے اختیار کی وجہ سے حاصل ہے۔ حکمران اشرافیہ ہی وہ واحد طبقہ ہے جس کے پاس اس قدر دولت موجود ہے کہ وہ انتہائی مہنگی انتخابی مہم چلا سکے اور اپنے مرضی کے لوگوں کو قانون ساز اسمبلیوں میں بھیج سکے۔ اس حقیقت کا ادراک حالیہ امریکی صدارتی اور کانگرس اور سینٹ کے انتخابات کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ اس مرحلے سے گزر کر اسمبلیوں میں پہنچنے والے منتخب قانون ساز ایسے قوانین کی منظوری کو یقینی بناتے ہیں جو ان کو یا ان کی مالی مدد کرنے والوں کو فائدہ پہنچائے اور اس طرح حکمران اشرافیہ کی حاکمیت اور بالادستی یقینی بنتی ہے۔ پاکستان میں بھی سیاسی و فوجی حاکمیت و بالادستی کا تنازعہ حکمران اشرافیہ میں موجود گروہوں کی آپس میں محض اقتدار کی جنگ ہے جو اپنے مفادات کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے باریاں لگاتے ہیں۔

سیکولر اور لبرل ڈیموکریسی کا ماڈل جو اب ناکام ہو رہا ہے کا اصل انسان کو قانون سازی کا اختیار تفویض کرنا ہے۔ اس نظام میں کیا چیز قانونی ہے اور کیا غیر قانونی، اس کا تعین انسانی ذہن کرتا ہے جو کہ محدود صلاحیتوں کا مالک ہے اور جو انسان کی خواہشات اور رجحانات سے متاثر ہوتا ہے۔ انسان کے قانون سازی کے اختیار نے حکمران اشرافیہ کو یہ موقع فراہم کر رکھا ہے کہ وہ اپنے ذاتی مفادات کے حصول کے لیے قوانین بنا سکیں یا ان میں تبدیلی کر سکیں۔ انسان کا قانون بنانا ہی وہ مسئلہ ہے جس پر قانون ساز جون ڈیلبرگ ایکٹون (John Dalberg-Acton) نے کہا تھا، "طاقت کرپٹ کرتی ہے اور مکمل طاقت مکمل طور پر کرپٹ کر دیتی ہے"۔

مغربی دنیا کے برخلاف جمہوریت مسلمانوں کے لیے لازم و ملزوم نہیں۔ مغربی دنیا نے چرچ کے قانون اور اس کی حاکمیت اور بالادستی کا جو خوفناک دور دیکھا اس نے مغرب کو مذہب کی بالادستی وحاکمیت کے تصور کا باغی بنا دیا۔ لیکن مغربی دنیا کے برخلاف مسلم دنیا نے اسلام کے نظام حکمرانی خلافت، کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قانون کی بالادستی وحاکمیت کا بہت عظیم و شاندار دور دیکھا ہے، لہٰذا دین کی حکمرانی کے حوالے سے مسلم دنیا کا تجربہ مغربی دنیا سے یکسر مختلف ہے۔ جمہوریت میں "انسان کے بنائے ہوئے قانون کی حاکمیت حکمران اشرافیہ کے لیے" ہوتی ہے جبکہ خلافت میں

"اللہ کے قانون کی حاکمیت لوگوں کے لیے" ہوتی ہے۔ کیا حلال ہے اور کیا حرام ہے اس کا تعین و فیصلہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کر چکے ہیں، اور اس طرح سے اسلام میں اہلِ اقتدار پر قانون سازی کے دروازے بند کیے جا چکے ہیں۔

لہٰذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قانون کی حاکمیت میں صاحب اقتدار اپنے مفاد کے لیے کبھی بھی قانون میں تبدیلی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ صرف اور صرف قرآن و سنت سے اخذ شدہ قوانین کو نافذ کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قانون کی حاکمیت میں صاحب اقتدار پر بھی اللہ ہی کا قانون لاگو ہوتا ہے اور مقدمات کا سامنا کرنے سے اسے کسی قسم کا استثناء حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، العلیم والحکیم، کے قانون کی حاکمیت میں اسلامی معیشت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ معاشرے میں دولت کا ارتکاز نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ تقسیم ہو۔ کئی صدیوں تک خلافت نے اپنے تمام شہریوں کو مذہب سے قطع نظر اعلیٰ میعار زندگی فراہم کیا جس میں مفت صحت وتعلیم کی سہولیات بھی شامل تھیں۔

یقیناً اسلامی امت کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس کے پاس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قانون موجود ہے۔ موجودہ عالمی سیاسی خلاءنہ صرف نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے دوبارہ قیام کے لیے سنہری موقع ہے بلکہ پوری انسانیت کے سامنے اسلام کو ایک متبادل نظام کے طور پر پیش کرنے کا بہترین موقع ہے وہ انسانیت جو آج انسان کے قانون کے بوجھ تلے کچلی جارہی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، **أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ "بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے"** (الملک، 67:14)۔